www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

خواجہ عبدالمنان راز
ایم اے

انتخاب

ایمان باللہ | جُدّہ

بے شک آنحضرتؐ سے پہلے انسان خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت سے آشنا تھا مگر اس بات سے پوری طرح واقف نہ تھا کہ اس فلسفیانہ حقیقت کا انسانی اخلاقیات سے کیا تعلق ہے۔ بلاشبہ انسان کو اخلاق کے عمدہ اصولوں سے آگاہی حاصل تھی مگر اسے واضح طور پر یہ معلوم نہیں تھا کہ زندگی کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں میں ان اخلاقی اصولوں کی عملی ترجمانی کس طرح ہونی چاہیئے، خدا پر ایمان، اصولِ اخلاق اور عملی زندگی یہ تین الگ الگ چیزیں تھیں جن کے درمیان کوئی منطقی ربط، کوئی گہرا تعلق اور کوئی نتیجہ خیز رشتہ موجود نہ تھا۔ یہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے ان تینوں کو ملا کر ایک نظام میں سمو دیا اور ان کے امتزاج سے ایک مکمل تہذیب و تمدن کا نقشہ محض خیال کی دنیا ہی میں نہیں بلکہ عمل کی دنیا میں بھی قائم کر کے دکھایا۔

انہوں نے بتایا کہ خدا پر ایمان محض ایک فلسفیانہ حقیقت کے مان لینے کا نام نہیں ہے بلکہ اس ایمان کا مزاج اپنی عین فطرت کے لحاظ سے ایک خاص قسم کے اخلاق کا تقاضا کرتا ہے اور اسی اخلاق کا ظہور انسان کی عملی زندگی کے پورے رویہ میں ہونا چاہیئے۔ ایمان ایک تخم ہے جو نفسِ انسانی میں جڑ پکڑنے میں اپنی فطرت کے مطابق عملی زندگی کے پورے درخت کی تخلیق شروع کر دیتا ہے اور اس درخت کے تنے سے لے کر اس کی شاخ شاخ اور پتی پتی تک میں اخلاق کا وہ جیون رس جاری و ساری ہو جاتا ہے جس کی سوتیں تخم کے ریشوں سے ابلتی ہیں۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جس طرح یہ ممکن نہیں ہے کہ زمین میں بوئی تو جائے آم کی گٹھلی اور اس سے نکل آئے لیموں کا درخت، اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ دل میں بویا تو گیا ہو خدا پرستی کا بیج اور اس سے رونما ہو جائے مادہ پرستانہ زندگی، جس کی رگ رگ میں بداخلاقی کی روح سرایت کیے ہوئے ہو۔ خدا پرستی سے پیدا ہونے والے اخلاق، اور شرک، دہریت یا رہبانیت سے پیدا ہونے والے اخلاق یکساں نہیں ہو سکتے زندگی کے یہ سب نظریے اپنے الگ الگ مزاج رکھتے ہیں اور ہر ایک مزاج دوسرے سے مختلف قسم کے اخلاقیات کا تقاضا کرتا ہے۔ پھر جو اخلاق خدا پرستی سے پیدا ہوتے ہیں وہ صرف ایک خاص عابد وزاہد گروہ کے لیے مخصوص نہیں ہیں کہ صرف خانقاہ کی چار دیواری اور عزلت کے گوشے ہی میں ان کا ظہور ہو سکے۔ ان کا اطلاق وسیع پیمانے پر پوری انسانی زندگی اور اس کے ہر ہر پہلو میں ہونا چاہیئے اگر ایک تاجر خدا پرست ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کی تجارت میں اس کا خدا پرستانہ اخلاق ظاہر نہ ہو۔ اگر ایک جج خدا پرست ہے تو عدالت کی کرسی پر اور ایک پولیس مین خدا پرست ہے تو پولیس پوسٹ پر اس سے غیر خدا پرستانہ اخلاق ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اگر کوئی قوم خدا پرست ہے تو اس کی شہری زندگی میں، اس کے انتظامِ ملکی میں، اس کی خارجی سیاست میں اور اس کی صلح وجنگ میں خدا پرستانہ اخلاق کی نمود ہونی چاہیئے۔ ورنہ اس کا ایمان باللہ ایک لفظِ بے معنی ہے۔

(مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی)

جدّہ

جدہ کے لغوی معنی پر میں نے غور نہیں کیا ——— عرب میں کوئی نام بغیر مفہوم کے نہیں ہوتا، خود لفظِ "عرب" کے کئی کئی معنی ہیں۔ مثلاً بعض یہ کہتے ہیں کہ عرب اعراب سے مشتق ہے جس کے معنے زبان آوری کے ہیں، اسی لیے عرب اپنے سوا تمام دنیا کو عجم کہتے رہے۔ یہ محض نکتہ آفرینی ہے، علمائے انساب کے نزدیک چونکہ اس ملک کا پہلا باشندہ یعرب بن قحطان تھا لہٰذا اسی کے نام پر ملک کا نام پڑ گیا۔ اہلِ جغرافیہ نے عرب کا پہلا نام عربہ لکھا ہے جو تخفیفاً عرب ہو گیا اور یہی قوم کا نام قرار پایا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ